



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیف الرحمن صدیقی بذریعہ امی میل سوال کرتے ہیں کہ عرفہ کا روزہ نویں ذوالحجہ کو رکھنا چاہیے یا جس دن سعودیہ میں عرفہ کا دن ہوتا ہے خواہ ہمارے ہاں ذوالحجہ کی سات یا آٹھ تاریخ ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف ہو جاتی ہیں۔) صحیح مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول رحمت ہیں اور آسان دین لے کر آئے ہیں اس رحمت اور آسانی کا تقاضا یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ نویں ذوالحجہ رکھا جائے سعودیہ میں یوم عرفہ کے ساتھ اس کا مطابق ہونا ضروری نہیں اس کی درج ذیل وجوہات ہیں: میں نے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں خود اس روایت کو دیکھا ہے لیکن اب اس کا حوالہ مستحضر نہیں اس روایت میں یوم عرفہ کے بعد الیوم التاسع کے الفاظ ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ نو میں ذوالحجہ کو روزہ رکھا جائے۔ تیسرا اور رحمت کا تقاضا اس طرح ہے کہ اس امت کو عبادت کی بجا آوری میں اپنے احوال و ظروف سے وابستہ کیا گیا ہے اگرچہ آج ہم سائنسی دور سے گزر رہے ہیں لیکن آج سے چند سال قبل معلومات کے یہ ذرائع میسر نہ تھے جن سے سعودیہ میں یوم عرفہ کا پتہ لگایا جاسکتا ہے اب بھی دیہاتوں اور دودر دراز کے باشندوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ سعودیہ میں یوم عرفہ کب ہے تاکہ اس دن روزے کا اہتمام کریں لہذا اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے نویں ذوالحجہ کا تعین کر کے عرفی کا روزہ رکھ لیا جائے۔ روئے زمین پر ایسے خطے موجود ہیں کہ سعودیہ کے لحاظ سے یوم عرفہ کے وقت وہاں رات ہوتی ہے ان کے لیے روزہ رکھنے کا کیا اصول ہوگا؟ اگر انہیں عرفہ کے وقت روزہ رکھنے کا پابند کیا جائے تو وہ رات کا روزہ رکھیں گے حالانکہ رات کا روزہ شرعاً ممنوع ہے اور اگر وہ اپنے حساب سے روزہ رکھیں گے تو عرفہ کا وقت ختم ہوگا اس لیے آسانی اسی میں ہے کہ اپنے حالات و ظروف کے اعتبار سے روزہ رکھ لیا جائے ہمارے ہاں پاکستان میں عرفہ کو سات یا آٹھ ذوالحجہ ہوتی ہے کچھ مغربی ممالک ایسے بھی ہیں کہ وہاں یوم عرفہ کو ذوالحجہ کی دس تاریخ ہوتی ہے اگر سعودیہ سے اعتبار سے انہیں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا مکلف قرار دیا جائے تو وہ اپنے لحاظ سے دس ذوالحجہ کا روزہ رکھیں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لہذا ضروری ہے کہ ہم اپنے حساب سے نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھیں۔ ہمارے اور سعودیہ کے طلوع و غروب میں دو گھنٹے کا فرق ہے اگر عرفہ سے وابستہ کر دیا جائے تو جب ہم روزہ رکھیں گے تو اس وقت سعودیہ میں یوم عرفہ کا آغاز نہیں ہوگا اسی طرح جب ہم روزہ افطار کریں گے تو سعودیہ کے لحاظ سے یوم عرفہ ابھی باقی ہوگا یہ ابجھنیں صرف اس صورت میں دور ہو سکتی ہیں کہ ہم اپنے روزے کو سعودیہ سے وابستہ نہ کریں بلکہ اپنے حساب سے نویں ذوالحجہ کا تعین کر کے روزہ رکھ لیں۔

ان وجوہات کا تقاضا ہے کہ عرفہ کا روزہ ہم اپنے لحاظ سے نویں ذوالحجہ کو رکھ لیں خواہ اس وقت سعودیہ میں یوم عرفہ ہو یا نا ہو۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 220